www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

تجزیہ و تبصرہ

چند تسامحات اور ان کی اصلاح

'محدث' ایک علمی و تحقیقی مجلہ ہے ، اس میں ہماری کوشش ہوتی ہے کہ زبان وبیان سے لے کر مفہوم و معنی تک ہر چیز معیار اور ثقاہت کی حامل ہو۔بالخصوص احادیث کی صحت و تحقیق کا کافی اہتمام کیا جاتا ہے۔ تاہم جولائی ۱۹۹۸ء کے شمارے میں دو حدیثیں ایسی شائع ہوگئی ہیں جو سنداً ضعیف ہیں۔

اس فروگزاشت کی طرف ہمارے ایک فاضل قاری جناب ابو سلمان صاحب نے توجہ دلائی ہے اور اس پر ایک مختصر تعاقب تحریر فرمایا ہے۔اس طرح اسی شمارے میں عبد الرشید عراقی صاحب کے شائع شدہ مضمون "سید سلیمان ندوی" میں کمپوزنگ کی بعض غلطیوں کے علاوہ چند علمی نکاب کی طرف معروف شاعر وادیب جناب علیم ناصری نے توجہ دلائی ہے۔ ہم ان کی اس توجہ فرمائی کے بھی شکرگزار ہیں... جزاهما الله احسن الجزاء

ہم اس سہو پر قارئین سے معذرت خواہ ہیں اور اللہ تعالیٰ سے بھی معافی کے طلب گار ہیں۔

ان شاء اللہ آئندہ ہم اس پہلو پر مزید اپنی توجہ مبذول کریں گے اور فاضل مضمون نگار حضرات سے بھی ہماری اپیل ہے کہ علم و تحقیق کے جو تقاضے ہیں، وہ اپنے مضامین میں ان کا ضرور اہتمام کیا کریں۔

بالخصوص آیات واحادیث کے حوالے مکمل ہونے چاہئیں تاکہ ادارے کو تحقیق و تصحیح اور مراجعہ کرنے میں آسانی ہو۔ اس کے لیے بہتر یہ ہے کہ حدیث کے اصل ماخذ اور جلد و صفحہ کی بجائے کتاب ، باب اور رقم الحدیث (اگر ممکن ہو) کا حوالہ دیا جائے۔ مثلاً صحیح البخاری کی حدیث ہے ، تو اس کے کون سے کتاب اور اس کے کس باب سے لی گئی ہے اور رقم الحدیث کیا ہے....؟

ہم نہایت شکریے کے ساتھ دونوں حضرات کے مکتوب شائع کر رہے ہیں ، کیونکہ یہ دونوں مکتوب علمی تعاقب کی حیثیت رکھتے ہیں، جن میں رہنمائی اور افادہ کے بہت سے پہلو ہیں۔ (ادارہ)

(۱) مکتوب جناب ابو سلمان سراج الاسلام حنیف صاحب ، مردان

☆ شمارہ جولائی ۹۸ء کے صفحہ ۳۸ پر جناب ڈاکٹر محمد اصغر اسعد ، ملتان نے اپنے مقالے "عربی لغت نگاری" میں حدیث پیش فرمائی ہے کہ :

"أحبوا العرب لثلاث: لأني عربي، والقرآن عربي و كلام أهل الجنة عربي "

یہ روایت امام طبرانی کی المعجم الکبیر ۱۱ : ۱۴۸، ۱۴۹ (رقم : ۱۱۴۴۱) ، المعجم الاوسط ۶ : ۲۷۱ (رقم : ۵۵۷۹) ، امام حاکم کی المستدرک ۴ : ۸۷، معرفۃ علوم الحدیث : ۱۶۱-۱۶۲ اور امام بیہقی کی شعب الایمان ۲ : ۲۳۰ (رقم : ۱۶۱۰) پر موجود ہے۔ لیکن اس میں دو علتیں موجود ہیں :

۱۔ ابن جریج کا عنعنہ : ابن جریج کے بارے میں حافظ ابن حجرؒ لکھتے ہیں : عبد الملك بن عبد العزيز بن جريج المكي، فقيه الحجاز، مشهور بالعلم والثبت، كثير الحديث ، وصفه النسائي وغيره

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

بالتدلیس، قال الدار قطنی: شر التدلیس تدلیس ابن جریج فانه قبیح التدلیس، لا یدلس الا فیما سمعه من مجروح (تعریف أہل التقدیس ص ۹۵، ترجمہ : ۸۳(۱۷)

۲۔ اس کا راوی العلاء بن عمرو الحنفی الکوفی متروک ہے (لسان المیزان ۴ : ۱۸۵)۔

حافظ ابن حبان لکھتے ہیں : شیخ ۔ ۔ ۔ یروی عن أبی اسحاق الفزاری العجائب، لا یجوز الاحتجاج به بحال . (المجروحین ۲ : ۱۸۵) اسی وجہ سے امام ابن ابی حاتم، حافظ ذہبی اور حافظ ابن حجر اس روایت کو من گھڑت کہتے ہیں۔ ملاحظہ ہو : علل الحدیث ۲ : ۳۷۶، میزان الاعتدال ۳ : ۱۰۳، تلخیص المستدرک ۴ : ۸۷ اور لسان المیزان ۴ : ۱۸۵۔ جب کہ امام عقیلی کہتے ہیں : منکر، لا أصل له (الضعفاء الکبیر ۳ : ۳۴۹) حافظ سیوطی نے امام طبرانی کی المعجم الاوسط ۱۰ : ۱۷ (رقم : ۹۱۴۳) کی روایت اس کے لیے شاہد کے طور پر پیش کی ہے، ملاحظہ فرمایئے : اللآلی المصنوعة ۲ : ۴۴۲-۴۴۳، لیکن ساتھ یہ بھی لکھا ہے کہ فیه شبل بن العلاء بن عبد الرحمن، قال الذهبی فی المغنی: قال ابن عدی: له مناکیر نیز اس کا ایک راوی عبد العزیز بن عمران متروک ہے۔ (مجمع الزوائد ۱۰ : ۵۳)

☆ ڈاکٹر صاحب موصوف نے ایک اور روایت اسی صفحہ پر نقل کی ہے جو یوں ہے :

أنا أفصح العرب، بید أنی من قریش، ونشأت فی بنی سعد بن بکر

اس روایت کے متعلق امام عجلونی لکھتے ہیں : أورده أصحاب الغرائب، ولا یعلم من أین أخرجه (کشف الخفاء ومزیل الالباس ۱ : ۲۳۲، رقم : ۶۰۹) یہی قول دراصل امام سیوطی کا ہے جس کی تصریح ملا علی قاری نے الاسرار المرفوعة : ۱۳۷ (رقم : ۶۹) میں کی ہے۔

(۲) جناب علیم ناصری صاحب کا مکتوبِ گرامی (لاہور ۲۸ راگست ۹۸ء)

محدث دورِ حاضر میں اپنا علمی، فکری اور تبلیغی فرض نہایت شان و شوکت سے ادا کر رہا ہے۔ الحمد للہ! یہ آپ کی سرپرستی اور بلند و بالا شخصیت کے تحت پورے ایک ادارے کا کام کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی کاوشوں کا اجر جزیل عطا فرمائے۔

زیر نظر شمارہ (جولائی ۹۸ء) "توہین رسالت کے قانون" پر ادارتی صفحات میں نہایت وقیع مضمون کا حامل ہے۔ اس موضوع پر ہمہ پہلو دلائل و براہین کی ایک کہکشاں ضوفگن ہے جس کی روشنی میں تمام شکوک و شبہات کے منارز میں بوس ہو جاتے ہیں۔ فلله الحمد!

اس کے بعد کے نہایت عالمانہ مضامین میں "آخری مضمون سید سلیمان ندویؒ" پر جناب عبد الرشید عراقی صاحب کے قلم سے سوانحی خاکہ ہے جس میں انہوں نے واقعی دادِ تحقیق دی ہے اور سید صاحب کی حیات و محسنات پر ہمہ پہلو معلومات فراہم کی ہیں۔ مجھے اس مضمون کے مطالعے کے بعد آپ سے قلمی تخاطب کی ضرورت محسوس ہوئی کیونکہ اس میں بعض چیزیں محل نظر ہیں :

سید صاحب کی نعت کا شعر پاکیزہ تر از عرش و سما، جنتِ فردوس آرام گہ پاک رسولؐ عربی ہے

یعنی "روضہ رسول عرش و سماء اور جنت الفردوس سے بھی پاکیزہ تر ہے"

معلوم نہیں ہو سکا کہ (سید صاحب کی تمام تر توحید پرستی اور بقول عراقی صاحب 'اہل حدیثیت') یہ عقیدہ قرآن و سنت کی کون سی نص سے کشید کیا گیا ہے۔ اگر آپ کے علم میں ہو تو میری رہنمائی فرمایئے تاکہ ہم

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

جو نعت میں ایسے تمام "سخت مقامات" سے ڈر ڈر کر شعر کہتے ہیں، کچھ حوصلہ پائیں اور اپنی سخن آرائی میں رنگینی پیدا کر سکیں۔

یقیناً یا غالباً آپ بھی جانتے ہوں گے لیکن موقع کی مناسبت سے میں اس کو دہرانا مناسب خیال کرتا ہوں کہ علامہ اقبال بھی اس عقیدے کے حامل تھے۔ بانگِ درا میں ان کی نظم "بلادِ اسلامیہ" کا ایک شعر ہے ع:

وہ زمیں ہے تو مگر اے خواب گاہِ مصطفیؐ　　دید ہے کعبے کو تیری حج اکبر سے سوا

اسی طرح فارسی کا ایک شعر ہے:　　طور موجے از غبار خانہ اش　　کعبہ را بیت الحرام کاشانہ اش

ہم تو سمجھتے تھے کہ مسجد نبویؐ بھی بیت الحرام ہے مگر علامہ صاحب مسجد کی بجائے روضہ رسول کو بیت الحرام قرار دیتے ہیں اور وہ بھی ہم لوگوں کا نہیں خود کعبہ (بیت اللہ) کا بیت الحرام !!

بریلویت کے بانی احمد رضا خاں کے کلام میں تو روضہ رسول کو "کعبے کا کعبہ" کہا گیا ہے اور اس نے بھی جامیؔ وغیرہ سے یہ عقیدہ اخذ کیا ہو گا۔ مگر اہل توحید کے ہاں (دیوبندیت سے قطع نظر) غالباً یہ کہیں پڑھنے سننے میں نہیں آیا۔

محدث میں اس شعر کو حذف کیا جا سکتا تھا مگر معلوم ہوتا ہے کہ یہ کوئی بے ضرر سی بات ہے جو سید سلیمان ندوی صاحب کے کلام میں بھی شامل ہے اور عراقی صاحب نے بھی تبرکاً اسے من و عن ارسال کر دیا ہے .... براہ کرم اس پر محدث میں وضاحت فرما دیجئے، ممنون ہوں گا۔

☆ ص (۴۹) پہلا گراف میں "معلومات کا تماشاگاہ" تماشاگاہ مؤنث ہے اس لئے 'کا' کی جگہ 'کی' ہونا چاہئے۔ یہی صورت جہازرانی والے پیراگراف میں ہے۔

☆ اگلا عنوان "دو معرکۃ الآراء خطبے" ہے۔ معرکۃ الآراء عربی مرکب ہے جو مطلوبہ معنی میں غلط ہے۔ اس کا فارسی مرکب "معرکہ آرا" ہونا چاہئے۔ آراء فارسی مصدر 'آراستن' کا صیغہ امر ہے جو کسی اسم کے ساتھ مل کر اسم فاعل بنتا ہے۔ معرکۃ الآراء غلط العام نہیں بلکہ غلط العوام ہے جس کی کوئی وقعت نہیں۔

☆ ص ۵۰ ر پہلی سطر بے بو قلموں۔ یہاں 'بے' حرف زائد ہے۔ اسی پیراگراف کی چوتھی سطر میں لفظ "نعت نویس" کی جگہ "نعت گو" ہونا چاہئے تھا۔

☆ دوسرے پیراگراف میں سید صاحب کے مولد کا نام "دل پسند" لکھا ہے۔ کمپوزنگ کی غلطی ہے۔ اصل نام "دیسنہ" ہے دوسری جگہ اس کو 'دل ہند' بنا دیا گیا ہے۔

آخر میں کہنا تحدیثِ نعمت ہے کہ ہمارے بھائی عراقی صاحب کا یہ مضمون صرف سید سلیمان ندوی کی سوانح ہی نہیں، ہمارا ملی اور علمی تاریخ کا پون صدی کا عہدِ گذشتہ زیب قرطاس کر دیا ہے۔ جزاہم اللہ!

جناب علیم ناصری صاحب نے سید سلیمان ندوی اور علامہ اقبال وغیرہ کے اشعار میں روضۂ رسول کو عرشِ الٰہی اور جنت الفردوس سے بھی زیادہ محترم اور پاکیزہ قرار دینے پر جو گرفت فرمائی ہے، وہ بالکل بجا ہے۔ اس عقیدے کے لئے کوئی شرعی بنیاد نہیں ہے۔ علاوہ ازیں اس میں مخلوق اور فانی زمین کو خالق اور ہمیشہ رہنے والے عرشِ بریں پر فضیلت دی گئی ہے، جو عقلاً نا قابل قبول ہے۔ خالق، خالق ہے، مخلوق سے برتر ہے اور زمین کا مقدس سے مقدس ٹکڑا بھی عرشِ بریں اور جنت سے بہتر نہیں ہو سکتا۔ (ادارہ)

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ